شادی بیاہ کے مواقع پر قول سدید، تقویٰ، قناعت اور شکر سے کام لیں

خوشی کے موقع پر بھی لغویات اور فضولیات سے بچیں

ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ ہم ایسے دین کو ماننے والے ہیں جو رسم ورواج کے طوقوں سے آزاد کرتا ہے جنہوں نے زندگی اجیرن کررکھی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 25 نومبر 2005ء بمقام بیت الفتوح (مورڈن) لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد وتعوذ وسورۃ فاتحہ اور سورہ الاعراف کی آیت نمبر 158 کی تلاوت وترجمہ کے بعد شادی بیاہ کے مواقع پر بے ہودہ ولغو رسم ورواج اور اسراف ودکھاوے سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ یہ خطبہ جمعہ حسب معمول MTA پر براہ راست متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک میں شادی بیاہ کے موقع پر اپنے اپنے طریق پر رسوم ورواج پائے جاتے ہیں اور ایسے مواقع پر خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے بھی نکاح کے موقع پر خوشیوں کی اجازت دی اور دف بجانے کی بھی اجازت دی لیکن ساتھ ہی حدود بھی بیان فرمائیں۔ شریفانہ اور معززانہ انداز میں ہلکی پھلکی تفریح اور خوشی کی اجازت بھی دی اور لغو بے ہودہ اور گندے الفاظ وانداز سے منع بھی فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا آجکل تیزی سے بعض رسوم رواج پا رہی ہیں۔ معاشرہ میں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی مذہبی اقدار کو بھلایا جا رہا ہے۔ بعض ہندوانہ رسمیں اور گانے جن میں مورتیوں سے مدد مانگی جا رہی ہوتی ہے جیسی مشرکانہ اور بے ہودہ عادتیں پھیل رہی ہیں۔ ایک احمدی معاشرہ میں ایسی لغویات اور فضولیات کی کسی طرح بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ بعض شادیوں میں بعض مہمانوں کے چلے جانے کے بعد باقی خاص مہمانوں کے ساتھ لغویات اور ہلڑ بازی کا پروگرام رکھتے ہیں۔ جس میں ناچ گانے اور دوسری لغو اور بے ہودہ باتوں اور کاموں میں ملوث ہوتے ہیں۔ جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو ایسی شادیوں پر نظر رکھنی چاہئے امیر غریب اور رشتہ دار کی تمیز کے بغیر رپورٹ کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آجکل شادیوں کا موسم ہے۔ دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسی حرکتیں ہوتی ہیں اور پھر بہانہ بنایا جاتا ہے کہ فلاں نے ایسا کیا تھا۔ اگر اس نے ایسا کیا تھا تو اس کی رپورٹ کریں اس کا بہانہ بنا کر آپ نظام جماعت سے بچ نہیں سکتے۔ ہر ایک نے اپنا حساب خود دینا ہے تمام برائیوں اور بدعات سے بچنا ہے تو خدا کیلئے اور نیکیاں کرنی ہیں تو خدا کیلئے۔ اس لئے اپنی اصلاح کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں تو خوش ہونا چاہئے کہ ہمارا دین ہمیں ایسے رسم ورواج سے بچاتا ہے جنہوں نے زندگی اجیرن کررکھی ہے۔ غیر از جماعت بھی احمدی معاشرہ میں ہونے والی شادی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جہاں تلاوت ہے نظم ہے دعا ہے۔ یہی بات ہمارے لئے اور آئندہ نسل کیلئے خیر وبرکت کا باعث ہے۔ دعائیہ نظمیں ہیں شریفانہ معزز کلام کے ذریعہ سے خدا کے فضلوں، برکتوں اور آئندہ نیک نسل کیلئے دعائیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ ایسی تفریح جس میں شرک نہ ہو۔ دین سے ہٹنے کی بات نہ ہو کسی بدعت کا پہلو نہ ہو جائز ہے۔ اس تفریح کی اجازت نہیں دی جاسکتی جس سے اخلاق میں بگاڑ پیدا ہوتا ہو۔

حضور انور نے پاکستان اور انڈیا کے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے ایمان لائے ہیں آپ کا زیادہ فرض بنتا ہے کہ ان غلط رسم ورواج کے طوقوں میں پھر گرفتار نہ ہوں جن سے ہمیں آزاد کرایا گیا ہے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو ساری دنیا میں احمدی معاشرہ میں ایک وحدانیت پیدا ہوگی۔ سادگی اور وقار سے شادیاں کریں۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہؓ کی شادی میں سادگی کا اعلیٰ معیار قائم کیا۔ آپ سادگی اختیار کرتے ہوئے اس بچت سے مریم شادی فنڈ میں شامل ہو کر غریب بچیوں کی مدد کریں۔ اگر گنجائش ہے تو بچت کر کے کسی غریب کی شادی پر خرچ کریں۔ اور غرباء بھی اپنی شادیوں میں قناعت اور شکر کرتے ہوئے اپنی طاقت کے مطابق اخراجات کریں۔ رسم ورواج میں پڑ کر اپنے آپ کو بوجھوں میں گرفتار نہ کریں۔ کھانوں میں بھی اسراف کیا جا رہا ہوتا ہے۔ حق مہر رکھتے وقت بھی اسراف سے کام لیا جا رہا ہوتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچیں۔ دکھاوا اور احساس کمتری نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور نے ربوہ کے کاروباری حضرات کو بھی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا معیار اچھا رکھیں اور قیمتیں بھی مناسب رکھیں کیونکہ کاروبار معیار اچھے کرنے اور منافع کم لینے سے چلتے ہیں اور دھوکے سے کیا گیا کاروبار کامیاب نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ ہمیں تمام بدعتوں کے بوجھ سے بچائے اور سنت واحکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ حکم وعدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا بنائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے دورہ پر تشریف لے جانے کا ذکر کرتے ہوئے سفر کے بابرکت ہونے اور نیک نتائج کیلئے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔